



## سوال

(66) یہ سب شرطیں نماز جمعہ کی جواز کے واسطے جو فقہ راجح

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ سب شرطیں نماز جمعہ کی جواز کے واسطے جو فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں ان کی کوئی سند ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جمعہ کی نماز اور فرض نمازوں کی مثل ہے۔ جو کچھ اُن میں شرط ہے، جیسے پاک ہونا بدن کا اور کپڑے کا اور جگہ کا وغیرہ ذلک اس نماز میں بھی شرط ہے اور اس کے پہلے دو خطبوں کا مشروع ہونا اس میں زیادہ ہے۔ اور نمازوں کی نسبت اور اس نماز کی اور نمازوں سے مخالفت ہونے کے لیے کوئی دلیل نہیں آئی۔ اس جگہ سے معلوم ہو گیا کہ اس نماز میں اور نمازوں سے زیادہ مثل امام اعظم اور مصر جامع اور عدد مخصوص وغیرہ کے شرط ٹھہرانے کے لیے کوئی سند صحیح نہیں، اس لیے کہ اس کے مستحب ہونے کی بھی کوئی دلیل نہیں ہے۔ واجب ہونا تو بجائے خود ربا اور شرطیت تو چیز دیگر ہے بلکہ دو شخصوں کا ایسی جگہ میں جہاں اُن کے سوا کوئی موجود نہ ہو جمعہ کا ادا کر لینا اُن سے واجب کو ساقط کر دیتا ہے۔ اور اگر ایک نے اُن میں سے خطبہ بھی پڑھ لیا تو سنت پر عمل کیا اور اگر نہ پڑھا تو خطبہ ایک سنت ہی ہے یعنی واجب نہیں ہے۔ بلکہ اگر نماز جمعہ میں جماعت کے واجب ہونے کی دلیل وارد نہ ہوتی اور رسول اللہ ﷺ کا جمعہ کو جماعت کے بغیر کبھی ادا کرنا ثابت ہوتا تو ایک آدمی کا بھی جمعہ کو ادا کر لینا اور نمازوں کی طرح کافی ہو جاتا لیکن حدیث طارق بن شہاب میں آیا ہے۔ اَلْجَمْعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ۔ رواہ ابو داؤد یعنی جمعہ کا ادا کرنا جماعت میں ہر مسلمان پر حق واجب ہے۔ اور اس سے جماعت کا وجوب ثابت ہوتا ہے اور مذہب والوں کے نزدیک جمعہ کی شرطوں میں سے عمدہ دو شرطیں ہیں۔ ایک عدد مخصوص دوسرا مصر جامع اور خلاف اس مسئلہ میں نہایت پھیلا ہوا ہے۔ حافظ نے فتح الباری میں عدد معین کے اعتبار میں پندرہ مذہب ذکر کیے ہیں۔ اور کہا ہے کہ پندرہ ہواں مذہب یہ ہے کہ جماعت کثیر ہو بلا قید، اور سیوطی رحمہ اللہ نے اسی کو امام مالک رحمہ اللہ سے نقل کیا۔ اور دلیل کی رو سے امید ہے کہ یہی مذہب اخیر قوی ہوا انتہی شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار میں کہا جس طرح کہ تنہا ایک کے لیے جمعہ کے صحیح ہوجانے کی کوئی سند نہیں اسی طرح اسی یا تیس یا بیس یا نو یا سات نفر کی شرط ہونے کی کوئی سند نہیں۔ اور جس نے کہا کہ دو آدمیوں کے ساتھ جمعہ صحیح ہے اُس کی دلیل واجب ہونا عدد کا ہے۔ حدیث اور اجماع سے اور کسی عدد مخصوص کی شرط ہونے کا دلیل سے نہ ثابت ہونا اور سب نمازوں میں دو کی جماعت کا صحیح ہونا اور جمعہ اور باقی جماعتوں کا یکساں ہونا اور بغیر اس عدد یا اُس عدد کے جمعہ کے نہ منقہ ہونے کا آنحضرت ﷺ سے مروی نہ ہونا اور میرے نزدیک یہی قول راجح ہے۔ انتہی حاصل کلام یہ ہے کہ شارع نے جماعت کا اطلاق دو پر اور دو سے زیادہ پر کیا ہے۔ اور باقی سب نمازیں باتفاق علماء دو سے منقہ ہوجاتی ہیں۔ اور جمعہ بھی ایک نماز ہے۔ توجب تک کوئی دلیل خاص کرنے والی نہ ہو اور نمازوں کے خلاف کسی حکم سے مختص نہ ہوگا۔ اور جو عدد کہ اور نمازوں میں معتبر ہے۔ اس کے علاوہ جمعہ میں اعتبار کرنے کی کوئی دلیل نہیں۔ عبدالحق نے (جو قدمائے اہل حدیث سے ہیں کہا کہ جمعہ کے عدد میں کوئی حدیث ثابت نہیں اور سیوطی نے کہا کسی حدیث سے عدد مخصوص کی تعیین ثابت نہیں انتہی اور جو احادیث عدد مخصوص کی اعتبار پر دلالت کرتی ہیں۔ سب ضعیف ہیں اور حفاظ حدیث نے ان میں کلام کی ہے پس وہ استدلال کے لائق نہ رہیں۔ اور ان سے حجت قائم نہ ہوتی۔ علی بذالقیاس مصر جامع کے نہ شرط ہونے پر، حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دلالت کرتی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد

